چہرے

لشکر اسلام کے سپہ سالار ڈاکٹر مصطفیٰ چمران کا یوم شہادت

۱۳۱۰ھ ش مطابق ۱۹۳۱ء کو تہران میں ایک ایسے بہادر اور ہونہار بچے کی ولادت ہوئی جس نے اپنے وجود سے معرکہ آرائی کی تاریخ کو غیر معمولی عظمت وسربلندی عطا کر دی۔

درحقیقت وہ شہید بزرگوار ڈاکٹر مصطفیٰ چمران کی شخصیت تھی جس نے عدیم المثال کارنامے انجام دیئے۔ ایران میں ابتدائی تعلیم سے فراغت حاصل کرنے کے بعد یونیورسٹی میں داخل ہوئے اور یونیورسٹی کی تعلیم سے فراغت حاصل کرتے ہی وہ اعلیٰ تعلیم کی غرض سے امریکہ چلے گئے اور وہاں انھوں نے برکلی یونیورسٹی سے الیکٹرونکس میں ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کر لی۔

انھیں عرصہ دراز سے دشمنان اسلام کے خلاف جدوجہد اور نبرد آزمائی کا احساس تھا چنانچہ وہ مصر پہونچے اور وہاں چھاپہ مار جنگ کی ٹریننگ حاصل کرنا شروع کیا۔ اس کے بعد وہ لبنان گئے اور وہاں امام موسیٰ صدر جیسے مجاہد عالم دین کے ہمراہ تحریک امل کی تشکیل میں ہمہ تن سرگرم ہو گئے۔ تحریک امل دراصل تحریک محرومین کی ایک فوجی شاخ تھی جس نے اسرائیل حکومت کے خلاف جنگی کارروائی کا عہد کر رکھا تھا۔ صہیونیوں کے خلاف ڈاکٹر مصطفیٰ چمران کی عظیم الشان مسلحانہ جدوجہد ایک ایسا موضوع ہے جس کا ہر عالم وجاہل کو اعتراف ہے۔ اور وطن سے دور اسلام دشمن طاقتوں کے خلاف اس مرد عارف کی ۲۳ سالہ جدوجہد سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ وہ راہ حق پر گامزن تھے اور الٰہی اقدار کی سربلندی کے لیے پوری طرح کوشاں تھے۔

انقلاب اسلامی ایران کی کامیابی کے بعد ڈاکٹر چمران ۲۲ بہمن ۱۳۵۷ھ ش یعنی فروری ۱۹۷۹ء کو وطن واپس آ گئے۔ اور اپنے جملہ فوجی وانقلابی تجربات کو اسلامی انقلاب اور ملت اسلامیہ ایران کی خدمت میں پیش کر دیا۔

شہید چمران کو ایرانی دفاعی کاونسل میں امام خمینی کے نمایندہ کی حیثیت حاصل تھی اس کے علاوہ وہ ایرانی پارلیمنٹ کے ممبر بھی تھے۔ ان تمام بلند عہدوں پر فائز ہوتے ہوئے بھی شہید چمران خود کو محاذ جنگ سے الگ نہیں رکھ سکے۔ کردستان میں انقلاب دشمن جماعتوں کے کنٹرول کے سلسلے میں انھوں نے نمایاں خدمات انجام دیں اور بعثی جنگ کے آغاز کے بعد محاذ جنگ کی تقویت اور دشمن کا مقابلہ ان کا خاص مشغلہ بن گیا۔ ان کی بے باکی اور بہادری کا چرچا ہمیشہ باقی رہے گا۔

مذہب اسلام کے اس باوفا مجاہد کی شہادت پر ملک کے نام جاری کئے گئے اپنے

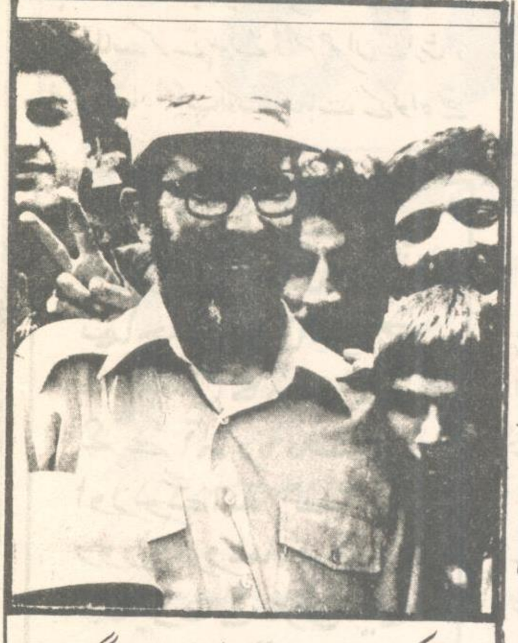

شہید ڈاکٹر چمران جانبازانِ اسلام کے ہمراہ محاذ جنگ پر۔

تعزیتی پیغام میں امام خمینی نے ارشاد فرمایا۔
"عزیزی چمران پاک اور خالص اسلامی عقائد کے حامل تھے ان کا کسی سیاسی جماعت سے کوئی تعلق نہ تھا۔ وہ جہاد جیسے عظیم مقصد کے لیے سرگرم عمل تھے انھوں نے جہاد کی راہ میں اپنی زندگی شروع کی اور اسی راہ میں اپنی زندگی ختم کر دی......
ہماری شہید پرور قوم ایسے عظیم سپاہی کے وجود سے محروم ہو چکی ہے جس نے لبنان اور ایران میں باطل کے خلاف اپنی شاندار جدوجہد کی مثال قائم کر دی باطل

کے مقابلے میں حق کی کامیابی اور اسلام کی سربلندی ہی ان کی زندگی کا محور تھی۔"

شہید چمران نے محاذ جنگ پر اپنے وجود سے سپاہیان اسلام کا حوصلہ بلند کر رکھا تھا۔ وہ اکثر محاذ جنگ پر اسلامی موضوعات پر تقریریں کیا کرتے تھے جس میں اکثر سپاہیان اسلام شریک رہا کرتے تھے۔ اپنی ایک تقریر میں سپاہیان اسلام کو خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر چمران نے ارشاد فرمایا تھا۔ "آپ لوگ اس بات کے گواہ تھے

> **دشمن نے ہمارے اوپر اس وقت حملہ کیا تھا جب ایرانی فوج کسی جنگی کارروائی کے لئے آمادہ نہ تھی اور لوگ انقلاب کے دوران رونما ہونیوالی تباہیوں کی تلافی میں مصروف تھے۔**

کہ دشمن نے ہمارے اوپر اس وقت حملہ کیا تھا جب ایرانی فوج کسی جنگی کارروائی کے لیے آمادہ نہ تھی اور لوگ انقلاب کے دوران رونما ہونے والی تباہیوں کی تلافی میں مصروف تھے کہ فوج دشمن نے ۱۲ مسلح فوجی دستوں کے ذریعہ ہمارے اوپر دھاوا بول دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے ہماری ۲۵۰۰ مربع کیلومیٹر زمین پر اپنا قبضہ جمالیا ہے لیکن مجھے اطمینان ہے کہ مستقبل قریب میں ہمارے جانباز سپاہی دشمن کو اپنے ملک کی سرحدوں سے نکال باہر کر دیں گے۔"

شہید چمران نے یہ بات اس زمانے میں کہی تھی جب حملہ آور بعثی فوج ایرانی شہروں پر اپنا قبضہ جمائے ہوئے تھی لیکن آج ہم دیکھتے ہیں کہ سپاہیان ایران نے توفیق خداوندی سے نہ صرف یہ کہ حملہ آور فوج کو اپنے ملک کی سرحدوں سے باہر نکال دیا بلکہ انھوں نے عراق کے بہت بڑے علاقے کو بعثی چنگل سے نجات دلا دی ہے۔

لیکن ہمیں یہ نہ بھولنا چاہیئے کہ ان تمام کامیابیوں میں، شہید چمران جیسے ان تمام سپاہیان اسلام کا بہت بڑا ہاتھ ہے جنھوں نے حق کی راہ میں شہادت کو گلے لگا لیا۔ وہ لوگ اس وقت ہمارے درمیان نہیں ہیں لیکن آج سپاہیان اسلام اسی راہ پر ثابت قدم ہیں جس کی ان گرانقدر مجاہدوں نے کل نشاندہی کی تھی۔

سنہ ۱۳۶۰ھ ش مطابق سنہ ۱۹۸۱ء میں شہید چمران نے صوبہ خوزستان کے دھلاویہ نامی شہر میں جام شہادت نوش فرمایا اور اس طرح ان کی دیرینہ خواہش پوری ہو گئی۔ امام خمینی کے قول کے مطابق وہ ہمیشہ نور معرفت اور عشق الٰہی میں لگے رہے حق کی راہ میں جہاد کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے اور اسی راہ میں اپنی جان نچھاور کر دی۔ وہ سربلندی کے ساتھ زندہ رہے اور سربلندی کے ساتھ ہی درجہ شہادت پر فائز ہو گئے۔"

خداوند عالم ان پر اپنی خصوصی رحمت نازل فرمائے۔

اعلان نتیجہ

ماہنامہ "راہ اسلام"، شمارہ ۲۴ کے انعامی مقابلہ میں بہت سے برادران و خواہران اسلام نے شرکت فرمائی۔ مندرجہ ذیل حضرات انعام کے مستحق قرار پائے گئے۔

۱۔ مہدی حسن منیم
پورہ خواجہ۔ مبارک پور۔
ضلع اعظم گڑھ۔ یوپی۔ ۲۷۶۴۰۴
اول:۔ مبلغ ۱۰۰ روپے، ایک کتاب

۲۔ سید مشابد علی نقوی
رام پور
دوم:۔ مبلغ ۷۵ روپئے ایک کتاب

۳۔ شیریں حسن
۸۶۷۔ ریڈ گنج۔ فیض آباد۔ یوپی
سوم:۔ مبلغ ۵۰ روپئے ایک کتاب